مرتب: خورشید احمد ندیم

تاثرات

[ڈاکٹر فاروق خان کی شہادت پر دنیا بھر کے علمی حلقوں اور شخصیات نے اپنے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ ای میل سے موصول ہونے والے بعض تعزیتی پیغام یہاں نقل کیے جا رہے ہیں۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

پروفیسر فرید اسحاق

استاد الٰہیات، یونیورسٹی آف جوہنس برگ، آکلینڈ، ساؤتھ افریقا

میں ایک عظیم شخصیت کی موت پر شدید دکھ کی کیفیت میں ہوں۔ میں پاکستان اور اپنے اس نقصان پر ماتم کناں ہوں۔ ان کے جانے سے ہمارا علمی وفکری افلاس بہت بڑھ گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب! آپ ہماری ان کاوشوں کی صورت میں زندہ رہیں گے جو اس دہشت و وحشت کے خلاف جاری ہیں۔ آپ ہماری اس تمنا کی شکل میں زندہ ہیں جو ہم ایک نئی دنیا کی تخلیق کے لیے رکھتے ہیں۔

کلاس سپرونک (Klass Spronk)

پروفیسر عہد نامہ عتیق، پروٹیسٹنٹ تھیالوجی یونیورسٹی، کمپن، ہالینڈ

اپنے عزیز دوست ڈاکٹر فاروق خان کی ناگہانی موت نے مجھے شدید دکھ میں مبتلا کر دیا ہے۔ پچھلے سال ایک کانفرنس میں ان سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد میں نے ہالینڈ میں بہت سے لوگوں کو بتایا کہ کس طرح وہ قرآن مجید کے تصورِ امن کو عام کر رہے ہیں۔ یہ بات ہمارے لیے باعثِ افتخار ہے کہ ہم اس کانفرنس کی روداد میں ان کے

خیالات بھی شائع کر رہے ہیں۔ان کے یہ خیالات ان کاوشوں میں معاون ثابت ہوں گے جو دنیا میں تشدد کی حوصلہ شکنی اور امن کے لیے ہو رہی ہیں۔

لئیق حسن

میں ڈاکٹر فاروق خان کی پر درد موت پر شدید صدمے کی کیفیت میں ہوں۔ میں جب فیس بک پر اپنے ساتھ ان کی تصاویر دیکھتا ہوں تو مجھے اس خبر پر یقین نہیں آتا۔ان کی شخصیت اتنی پر کشش تھی کہ ہم تا دیر ان کے ساتھ رہنا چاہتے تھے۔یہ امتِ مسلمہ اور بالخصوص پاکستان کے لیے ایک بڑا نقصان ہے۔پختون قوم کے لیے بھی یہ بڑا صدمہ ہے۔

اکبر ناصر خان، ایم پی پی، امیدوار، HKS، هارورڈ یو نیورسٹی، امریکا

ہم نے ایک ایسے شخص کو کھو دیا جو پورے اعتماد اور ایمانی قوت کے ساتھ غلط کو غلط کہنے کا حوصلہ رکھتا تھا۔انھوں نے اپنے استدلال سے بہت سے دلوں کو تبدیل کیا۔انھوں نے اسکالرز اور طالب علموں کی ایک پوری نسل کو متاثر کیا۔

محمد عمر قذافی

ریسرچ ایسوسی ایٹ، اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

ڈاکٹر فاروق خان کی شہادت ایک ایسے مضطرب معاشرے کا نا قابلِ تلافی نقصان ہے جو توازن کی تلاش میں ہے۔اس دکھ کو علمی اور غیر علمی، دونوں حلقوں میں محسوس کیا جائے گا۔وہ جرأت کے ساتھ اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے والے ایک بے مثل اسکالر تھے۔وہ اقبال کے اس شعر کی مجسم تصویر تھے:

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

زیبا میر حسینی

SOAS، یونیورسٹی آف لندن

اس ظلم پر میں شدید صدمے کی کیفیت میں ہوں۔ میں جان سکتی ہوں کہ یہ کتنا بڑا نقصان ہے۔مجھے یقین ہے کہ یہ قربانی ضائع نہیں ہوگی اور پاکستانی قوم میں بیداری کا پیغام بنے گی۔

زینا انور

ڈائریکٹر، مساوات، سسٹرز ان اسلام، سلنگر، ملائشیا

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

یہ حادثہ ہمارے سامنے یہ افسوس ناک منظر پیش کرتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اور اسلام کے نام پر انتہا پسندی کا عمل جاری ہے۔ میں ڈاکٹر صاحب سے شخصی طور پر واقف نہیں تھی، لیکن مجھے اندازہ ہے کہ ایسے لوگ کتنے کم یاب اور خاص ہوتے ہیں جو بھری مجلس میں کلمۂ حق کہنے کی جرأت اور سلیقہ رکھتے ہیں۔ ہمیں یہ عزم کرنا ہے کہ ان کی جدوجہد جاری رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ہمارا دین معیشت کو صرف دنیا ہی سے متعلق چیز قرار نہیں دیتا، بلکہ وہ ہمیں کہتا ہے کہ جس فرد نے بھی اللہ کی رضا کی خاطر اپنے مال و دولت کو معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے خرچ کیا، اس کو آخرت میں بلند ترین درجات عطا کیے جائیں گے۔ اس کو قرآن کی اصطلاح میں 'انفاق فی سبیل اللہ' کہتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ مال کی فراوانی بھی اسی طرح کی آزمایش ہے، جس طرح مال کی کمی۔ سورۂ انبیاء میں ارشاد ہے:

''اور ہم تمھیں دکھ سکھ سے آزما رہے ہیں، پرکھنے کے لیے اور تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' (۲۱: ۳۵)

(ڈاکٹر فاروق خان کی کتاب ''اکیسویں صدی اور پاکستان'' سے ایک اقتباس ۴۸)